THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

نظریۂ ارتقاء اور انکارِ وجودِ باری تعالیٰ: ریچرڈ ڈاکنز کے حیاتیاتی استدلالات کا اسلامی تناظر میں تنقیدی جائزہ

Theory of Evolution and the Denial of the Existence of God: A Critical Review of Richard Dawkins' Biological Arguments in an Islamic Perspective

1. Abdul Azeem (Corresponding Author)
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur, Pakistan.
Email: a.a.jawwad333@gmail.com
2. Dr. Muhammad Khubaib
Associate Professor, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur, Pakistan.

Abstract

In the early twenty-first century, New Atheism emerged as a significant logical movement. Unlike traditional philosophical uncertainty, it placed greater emphasis on experiential science. Evolutionary biology, in particular, became an important basis for challenging belief in God and religious doctrines. Among the leading figures of this movement is the British evolutionary biologist Richard Dawkins. Dawkins argues that Darwinian evolution and natural selection can explain the difficulty of life without the need for an Intelligent Designer. In his view, evolutionary theory provides a sufficient material explanation for the multiplicity and complexity found in living organisms. Therefore, he sees no need to invoke a divine creator to account for biological complexity. This study critically examines Dawkins's biological and metaphysical arguments. It evaluates them from the perspectives of Islamic theology (ʿIlm al-Kalām) and modern philosophy of science. The central argument of this study is that biological evolution is a scientific mechanism. It explains how life develops within a material system. It does not, by itself, answer questions about why the universe exists or whether there is a primary cause behind existence. The study further argues that Dawkins moves further than the scientific scope of evolutionary theory. He extends a biological explanation into the broader philosophical position of ontological naturalism. This extension raises an important methodological problem. Scientific explanations of physical processes cannot automatically settle metaphysical questions. Treating them as equivalent involves a category mistake and reflects the broader tendency known as scientism. Dawkins's well-known "Ultimate Boeing 747 Gambit" is also examined in this study. The argument is considered in relation to the classical Islamic conception of God as the Necessary existing (Wājib al-Wujūd) and as a simple, non-composite being. The study suggests that Dawkins's argument does not sufficiently address this classical theological understanding of divine simplicity. The discussion also draws upon the Ashʿarite and Maturidite traditions of Islamic theology. Particular attention is given to Imam al-Ghazālī's understanding of causation and his theory of occasionalism, especially the concept of renewal of creation (tajaddud al-khalq).Modern theological discussions relating to the exceptional creation of Adam and the idea of dual creation are also considered. From this viewpoint, biological laws and evolutionary mechanisms need not be viewed as alternatives to divine creation. They can instead be understood as part of the material order through which divine creative activity operates. In this sense, natural laws may be regarded as manifestations of the divine expected order (ʿādah ilāhiyyah) rather than independent forces that eliminate the need for a Creator. Methodologically, the study employs narrative, analytical, comparative, and critical

approaches. It examines Dawkins's arguments from multiple perspectives while maintaining scholarly harshness and intellectual fairness. The purpose is not to dismiss evolutionary biology as a scientific theory. Rather, the study seeks to differentiate between the scientific explanation of evolutionary processes and the broader metaphysical conclusions that are drawn from them.

Keywords: Evolution, Atheism, Richard Dawkins, Islamic Theology (ʿIlm al-Kalām), Intelligent Design, Scientism, Necessary Existence (Wājib al-Wujūd)

۱۔ مقدمہ اور مسئلہ تحقیق (Introduction)

تخلیق کائنات زندگی، حیات کے آغاز اور وجودِ باری تعالیٰ کا مسئلہ ازل سے انسانی عقل اور الٰہیاتی فکر کا بنیادی موضوع رہا ہے۔ سترہویں صدی کے سائنسی انقلاب کے بعد جب جدید طبیعیات اور میکانکس نے مادی مظاہر کی توجیہ خالص طبعی قوانین کی رو سے پیش کرنا شروع کی، تو بتدریج مابعد الطبیعاتی حقائق کو سائنسی دائرے سے بے دخل کرنے کی کوششیں تیز ہو گئیں۔ اکیسویں صدی کے آغاز میں اس رجحان نے "جدید الحاد" (New Atheism) کی صورت میں ایک منظم، اور عوامی تحریک کی صورت اختیار کرلی۔[1] اس تحریک کے علمبرداروں نے روایتی علمی و فلسفیانہ ادلہ کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے جدید تجرباتی علوم، بالخصوص ارتقائی حیاتیات کو مذہب کے بنیادی عقائد کے انکار کے لیے بنیادی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا شروع کیا۔[2]

اس سائنسی الحاد کے سب سے نمایاں مفکر اور برطانوی ارتقائی حیاتیات دان رچرڈ ڈاکنز ہیں۔ ڈاکنز نے اپنی معرکہ آرا تصانیف The Blind Watchmaker، The Selfish Gene اور The God Delusion میں یہ مقدمہ قائم کیا کہ چارلس ڈارون کے نظریۂ ارتقاء بالخصوص "قدرتی انتخاب" (Natural Selection) نے حیات کے تنوع اور حیاتیاتی اعضاء کی پیچیدگیوں کی ایسی وضاحت کر دی ہے جس کے بعد کسی ماورائے فطرت خالق یا باشعور صانع (Intelligent Designer) کا مفروضہ سائنسی اعتبار سے یکسر باطل اور لایعنی ہو چکا ہے[3]

ڈاکنز کے نزدیک کائنات میں پایا جانے والا حسن، نظام اور ڈیزائن درحقیقت ایک "واہمہ" (Illusion of Design) ہے جسے اندھی، لاشعور اور غیر ارادی مادی قوتوں نے اربوں سال کے دوران اختراع کیا ہے۔[4]

مسئلہ تحقیق یہ ہے کہ مسلم معاشروں میں مغربی الحاد کی اس لہر کو "جدید سائنس کی ناگزیر سچائی" کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ پر پیش کیا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں نسل نو کے اذہان میں یہ مغالطہ جنم لے رہا ہے کہ حیاتیاتی سائنس کو تسلیم کرنے کا لازمی منطقی نتیجہ الحاد اور مذہب بیزاری ہے۔ معاصر کلامی اور فلسفیانہ لٹریچر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ الحادِ جدید کی بنیادیں سائنسی مشاہدات پر نہیں بلکہ ان مشاہدات پر زبردستی مسلط کردہ ایک مخصوص مادیاتی مابعد الطبیعات (Materialistic Metaphysics) پر قائم ہیں۔[5]

نظریۂ ارتقاء بنیادی طور پر جانداروں کے مادی تغیر اور تنوع کی سائنسی توضیح (Scientific Explanation) ہے جو مظاہرِ قدرت کے "کیسے" (How) یعنی کیفیت کو بیان کرتی ہے؛ اور بذاتِ خود وجودِ باری تعالیٰ کی نفی نہیں ہے۔ رچرڈ ڈاکنز کا حیاتیاتی ارتقاء سے الحاد بر اختراع کرنا دراصل سائنسی طریقہ کار سے تجاوز اور سائنسی غلو پسندی (Scientism) کا شاخسانہ ہے، جس میں وہ مشاہداتی سائنس کے طریقہ کار اور اصولوں کو وجودی مادہ پرستی (Ontological Naturalism)

---

1 Emilsen, W. W. (2012). The New Atheism and Islam. *The Expository Times*, 123(11), 521–528.
2 LeDrew, S. (2016). *The Evolution of Atheism: The Politics of a Modern Movement*. Oxford University Press.
3 Dawkins, R. (2006). *The God Delusion*. Bantam Books.
4 Dawkins, R. (1986). *The Blind Watchmaker: Why the Evidence of Evolution Reveals a Universe Without Design*. W. W. Norton & Company.
5 Haught, J. F. (2008). *God and the New Atheism: A Critical Response to Dawkins, Harris, and Hitchens*. Westminster John Knox Press.

کے ساتھ خلط ملط کر دیتے ہیں۔ یہ خلطِ مبحث اس بات کا متقاضی ہے کہ جدید سائنسی نظریات کا امام غزالی، ابن رشد، فخر الدین رازی اور علامہ اقبال جیسے عبقری مفکرین کی پیش کردہ عقلی و کلامی بنیادوں سے تفصیلی تقابل پیش کیا جائے تاکہ ان مغالطوں کا پردہ چاک ہو سکے۔

* رچرڈ ڈاکنز اپنے حیاتیاتی مقدمات (قدرتی انتخاب اور خود غرض جین) کی بنیاد پر کس طرح تخلیق کائنات اور وجودِ باری تعالیٰ کی نفی کرتے ہیں؟
* ڈاکنز کے الحادی استدلال میں کون سے علمیاتی (Epistemological) اور منطقی مغالطے کارفرما ہیں؟
* اسلامی علم کلام کی روشنی میں ڈاکنز کے ان اعتراضات کا مسکت فلسفیانہ اور کلامی جواب کیا ہے؟

۲۔ لٹریچر ریویو (Literature Review)

جدید الحاد اور نظریۂ ارتقاء کے باہمی تعلق پر مشرقی اور مغربی اکادمیہ میں خاصا لٹریچر موجود ہے۔ زیرِ نظر لٹریچر ریویو میں ان علمی مباحث کا جائزہ تین جہات سے لیا گیا ہے:

۲.۱ رچرڈ ڈاکنز کی بنیادی کتب:

رچرڈ ڈاکنز نے اپنی کتب کے ذریعے الحاد کو سائنسی زبان میں عام کیا۔ ان کی کتاب The Selfish Gene (1976) حیاتیات میں جینیاتی مرکزیت (Gene-Centric View) کا منشور ہے، جس میں وہ جانداروں بشمول انسان کو جینز کے ارتقائی مفادات کے تحفظ کی "مشینیں" (Survival Machines) قرار دیتے ہیں[6]۔ بعد ازاں، اپنی تصنیف The Blind Watchmaker (1986) میں انہوں نے ولیم پالی کے غایتی استدلال پر رد کرتے ہوئے قدرتی انتخاب کو کائنات کا واحد اور لاشعور صانع ثابت کرنے کی کوشش کی[7]۔ ان کی سب سے زیادہ متنازعہ کتاب The God Delusion (2006) ہے، جس میں انہوں نے "وجودِ خداوندی" کو ایک سائنسی مفروضہ (God Hypothesis) قرار دے کر یہ دعویٰ کیا کہ سائنس کے امکانی ترازو میں خدا کا وجود ناممکن نہ سہی ہونے کے برابر ہے[8]۔

۲.۲ معاصر مغربی تنقید

مغربی فلسفہ اور الٰہیات کے نامور محققین نے رچرڈ ڈاکنز کے طریقہ کار پر زبردست تنقید کی ہے۔ الیسٹر میک گراتھ نے اپنی تصنیف The Dawkins Delusion? میں واضح کیا کہ ڈاکنز مروجہ الٰہیات کے بنیادی مقدمات سے ناواقف و نابلد اور ان کے استدلالات سائنس نہیں بلکہ ایک انتہا پسندانہ الحادی بنیاد پرستی ہے[9]۔ معروف امریکی فلسفی ایلون پلانٹنگا نے اپنے مضمون The Dawkins Confusion میں ڈاکنز کے "ارتقائی نیچرلیزم" کو منطقی طور پر خود شکن (Self-Refuting) ثابت کیا، کیونکہ اگر انسانی عقل محض بقا کے لیے اندھے ارتقاء کا نتیجہ ہے تو اس عقل کے ذریعے وضع کردہ سائنسی نظریات کی سچائی پر بھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا[10]۔ معروف حیاتیات دان ایچ ایلن اور نے ڈاکنز کے فلسفیانہ استدلال کو فاش غلطیوں کا مجموعہ قرار دیا[11]۔

۲.۳ فکرِ اسلامی اور علم کلام کا تعامل

اسلام کے روایتی اور معاصر کلامی تناظر میں ارتقاء اور الحاد پر گراں قدر کام ہوا ہے۔ روایتی مکتبِ فکر کے نمائندے جیسے سید حسین نصر ارتقاء کو ایک مادیاتی تخفیف پسندی

6 Dawkins, R. (1976). *The Selfish Gene*. Oxford University Press.
7 Dawkins, *The Blind Watchmaker*, pp. 5–7.
8 Dawkins, *The God Delusion*, pp. 157–158.
9 McGrath, A., & McGrath, J. C. (2007). *The Dawkins Delusion? Atheist Fundamentalism and the Denial of the Divine*. Society for Promoting Christian Knowledge (SPCK).
10 Plantinga, A. (2011). *Where the Conflict Really Lies: Science, Religion, and Naturalism*. Oxford University Press.
11 Orr, H. A. (2007). Letter to Daniel Dennett on Richard Dawkins. *Edge.org*.

(Reductionism) سمجھتے ہوئے مسترد کرتے ہیں کیونکہ یہ وجود باری تعالی کے تقدس اور الٰہیاتی مراتب کو پامال کرتا ہے[12]۔ جبکہ، معاصر محققین نے جدید سائنس اور اسلامی الٰہیات میں تطبیق کے سنجیدہ راستے تلاش کیے ہیں۔ پروفیسر نضال جیسوم نے اپنی کتاب Islam's Quantum Question میں سائنسی حقائق کو قابل قبول سمجھتے ان کی قرآنی غائیت کو اجاگر کیا ہے[13]۔ ڈاکٹر شعیب احمد ملک نے اپنی اہم ترین تحقیق Islam and Evolution: Al-Ghazālī and the Modern Evolutionary Paradigm (2021) میں امام الغزالی کے اشعری نظریہ علیت یعنی "تجددِ خلق اور عادت اللہ" (Occasionalism) کی بنیاد پر کر یہ ثابت کیا کہ ارتقاء کے سائنسی قوانین اللہ تعالیٰ کی صفتِ خالقیت کے نافذ کردہ ثانوی اسباب ہیں[14]۔ ڈاکٹر اینس دوکو نے کلامی بنیادوں پر ارتقائی چیلنجز کے امکانی ماڈلز پیش کیے ہیں[15]۔

۲.۴ موجودہ لٹریچر میں علمی خلا (Research Gap)

موجودہ لٹریچر کے تجزیے سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ اردو زبان میں اب تک الحاد اور ارتقاء پر جو مواد شائع ہوا ہے، وہ زیادہ تر مناظرانہ اسلوب، غیر سائنسی 6 جذباتی انداز یا سطحی انکار پر مبنی ہے (مثلاً ارتقاء کو محض ایک مضحکہ خیز سازش قرار دینا)۔ ڈاکنز کے پیش کردہ مخصوص فلسفیانہ مغالطوں بالخصوص "بوئنگ 747 داؤ"، "طریقہ کارانہ نیچرلیزم" اور "بساطتِ باری تعالیٰ" کے تقابل پر گہرے کلامی وعلمیاتی لٹریچر کا اردو لٹریچر میں شدید فقدان ہے۔ یہ مقالہ اس علمی خلا کو پُر کرنے کے لیے ایک متوازن اور خالص علمیاتی جائزہ لیتا ہے۔

۳۔ رچرڈ ڈاکنز کا حیاتیاتی استدلال اور انکارِ خدا (Dawkins' Biological Case)

رچرڈ ڈاکنز کی پوری فکر اس بنیادی دعوی پر قائم ہے کہ ڈارونین ارتقاء نے کائنات کی پیچیدگی کے لیے صانعِ حقیقی کے مابعد الطبیعاتی مفروضے کو مکمل طور پر غیر ضروری اور بے وقعت کر دیا ہے۔ ان کا حیاتیاتی استدلال بنیادی طور پر دو بنیادوں پر کھڑا ہے:

الف) "اندھے گھڑی ساز" کا تصور اور ولیم پالی کی دلیل کا رد

انگریز الٰہیات دان ولیم پالی (1743–1805) نے اپنی کتاب Natural Theology (1802) میں باری تعالیٰ کے وجود کے اثبات کے لیے مشہور "گھڑی ساز کی تمثیل" (Watchmaker Analogy) پیش کی تھی[16]۔ ولیم پالی کا استدلال تھا کہ اگر کوئی شخص چٹیل میدان میں چلتے ہوئے زمین پر ایک پتھر سے ٹھوکر کھائے، تو وہ یہ فرض کر سکتا ہے کہ وہ پتھر وہاں ہمیشہ سے تھا۔ لیکن اگر اسے زمین پر ایک پیچیدہ گھڑی (Watch) ملے، تو اس کے پُرزوں کی باہمی ساخت، پیچیدگیاں اور وقت بتانے کی غایت (Purpose) کو دیکھ کر عقل یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ اس گھڑی کا کوئی معمار یا گھڑی ساز (Watchmaker) موجود ہے جس نے اسے ایک خاص مقصد کے تحت تیار کیا ہے۔ پالی نے اس مثال کو حیات کے پیچیدہ اعضاء (مثلاً انسانی آنکھ) پر انطباق کرتے ہوئے کہا کہ حیاتیاتی دنیا کی پیچیدگی

---

12 Nasr, S. H. (2003). *The Young Muslim and the Modern World*. Kazi Publications.
13 Guessoum, N. (2011). *Islam's Quantum Question: Reconciling Muslim Tradition and Modern Science*. I.B. Tauris.
14 Malik, S. A. (2021). *Islam and Evolution: Al-Ghazālī and the Modern Evolutionary Paradigm*. Routledge.
15 Doko, E. (2021). Islam and Evolution: A Defense. *Kader*, 19(2), 45–62.
16 Paley, W. (1802). *Natural Theology: or, Evidences of the Existence and Attributes of the Deity*. J. Faulder.

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

گھڑی سے کہیں زیادہ ہے، لہٰذا کائنات کا ایک علیم و حکیم صانع ہونا لازمی ہے[17]۔ رچرڈ ڈاکنز اپنی کتاب The Blind Watchmaker میں ولیم پالی کے اس مقدمے پر گہری تنقید کرتے ہیں۔ ڈاکنز جانداروں کی حیاتیاتی پیچیدگی کا انکار نہیں کرتے، بلکہ وہ ولیم پالی کے اخذ کردہ نتیجے یعنی "ذہین گھڑی ساز" کو مسترد کرتے ہیں۔ ڈاکنز کے نزدیک گھڑی اور حیاتیاتی جانداروں کی مثال بنیادی طور پر ناقص ہے، کیونکہ گھڑی ساز مستقبل کے پیشِ نظر (Foresight) اور واضح مقصد کے تحت کام کرتا ہے، جبکہ قدرت میں ایسی کوئی باشعور قوت موجود ہی نہیں ہے۔ ڈاکنز لکھتے ہیں:

"آنکھ اور خوردبین، گھڑی اور جاندار کے مابین دی جانے والی تمثیل سراسر جھوٹی ہے۔ تمام تر ظاہری شواہد کے برعکس، قدرت میں واحد گھڑی ساز طبعیات کی اندھی قوتیں ہیں... طبعی انتخاب (Natural Selection)، وہ اندھا، لاشعور اور خودکار عمل ہے جسے ڈارون نے دریافت کیا... اس کا کوئی پہلے سے طے شدہ مقصد نہیں ہے۔ اس کے پاس نہ کوئی دماغ ہے، اور نہ ہی دماغ کی آنکھ۔ اگر اسے قدرت میں گھڑی ساز کا کردار دیا جا سکتا ہے، تو وہ صرف ایک 'اندھا گھڑی ساز' ہے"[18]۔

رچرڈ ڈاکنز کا دعویٰ ہے کہ حیات کی پیچیدگیاں کسی ایک معجزاتی جست میں پیدا نہیں ہوئی (سنگل اسٹیپ سلیکشن)، بلکہ یہ اربوں سال پر محیط "تدریجی و کثیر المدارج انتخاب" (Cumulative Selection) کا نتیجہ ہے[19]۔ اس کی وضاحت کے لیے رچرڈ ڈاکنز نے کمپیوٹر سمیولیشنز تیار کیں:

* **ویزل سمیولیشن** (Weasel Program): رچرڈ ڈاکنز نے یہ دکھانے کی کوشش کی کہ ایک بندر ٹائپ رائٹر پر بیٹھ کر اگر بے ترتیب حروف دبائے، تو شیکسپیئر کا یہ جملہ "METHINKS IT IS LIKE A WEASEL" ٹائپ کرنا حسابی اعتبار سے ناممکن ہے۔ لیکن اگر یہی کمپیوٹر ہر نسل میں صحیح حروف کو لاک کرتا جائے اور غلط کو تبدیل رہے (کومولیٹو سلیکشن)، تو یہ ہدف محض 43 سے 64 نسلوں میں حاصل ہو جاتا ہے[20]۔
* **بایومورفس** (Biomorphs) اپنے دوسرے پروگرام میں رچرڈ ڈاکنز نے سادہ اور نو جینز والے درخت نما ڈھانچوں میں معمولی تبدیلیاں کر کے دکھایا کہ بغیر کسی پیشگی ہدف کے، جانداروں، جانوروں اور طیاروں جیسی پیچیدہ اشکال خود بخود ابھر آتی ہیں[21]۔
* تاہم، ناقدین نے ثابت کیا ہے کہ ڈاکنز کی یہ دونوں سمیولیشنز الحاد کی دلیل کی بجائے الٹا صانع کی ضرورت کی دلیل ہیں۔ ویزل پروگرام میں ایک پہلے سے طے شدہ ہدف (Target Phrase) موجود تھا جو کہ کسی لاشعوری عمل میں ممکن نہیں، اور بایومورف کا پورا الگورتھم اور جینیاتی حدود خود رچرڈ ڈاکنز نے اپنے ذہن سے وضع کی تھیں[22]۔

ب) جینیاتی مرکزیت اور مادی تخفیف پسندی (Gene-Centric Reductionism)

ڈاکنز نے اپنی تصنیف "The Selfish Gen" میں ارتقاء کی بنیادی اکائی کے طور پر فرد یا نوع کے بجائے صرف اور صرف "جین" (Gene) کو پیش کیا[23]۔ ان کا نظریہ ہے کہ زمین کے ابتدائی کیمیائی شوربے (Primordial Soup) میں اتفاقیہ طور پر خود اپنی نقل تیار کرنے والے مالیکیول (Replicators) مجھے، جنہوں نے اپنی حفاظت کے لیے پیچیدہ مادی خول تیار کیے جو جاندار کہلاتے ہیں۔ ڈاکنز کے نزدیک:

"ہم سب بقا کی مشینیں ہیں ـــ روبوٹ گاڑیاں جو اندھے طریقے سے ان خود غرض سالمات کو محفوظ رکھنے کے لیے پروگرام کی گئی ہیں جنہیں

---

17 Behe, M. J. (1996). *Darwin's Black Box: The Biochemical Challenge to Evolution*. The Free Press.
18 Dawkins, *The Blind Watchmaker*, p. 5.
19 Dawkins, R. (1996). *Climbing Mount Improbable*. W. W. Norton & Company.
20 Dawkins, *The Blind Watchmaker*, pp. 46–49.
21 Gallagher, K. (1994). Dawkins in Biomorph Land. *International Philosophical Quarterly*, 34(4), 501–513.
22 Willard, D. (1986). Reflections on Dawkins' The Blind Watchmaker. *Dallas Willard Articles*.
23 Dawkins, *The Selfish Gene*, pp. 19–24.

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

جینز کہا جاتا ہے"[24]۔

اس مادیاتی بشریات (Naturalistic Anthropology) کے تحت انسانی شعور، ضمیر، اخلاقی اقدار، ایثار اور مذہبی جبلت کو جینز کے بقائی کھیل (Kin Selection & Inclusive Fitness) کا مادی نتیجہ قرار دیا جاتا ہے[25]۔ اس طرح ڈاکنز کائنات سے ہر قسم کی مابعد الطبیعاتی غائیت کو خارج کر کے ڈیزائن کو محض ایک "سراب" (Illusion) قرار دیتے ہیں[26]۔

۴۔ ڈاکنز کے حیاتیاتی استدلال کا علمیاتی وکلامی محاکمہ (Epistemological &Kalam Critique)

ڈاکنز کا بیانیہ بظاہر سائنسی معلوم ہوتا ہے، لیکن جب اس کا علمیاتی اور منطقی تجزیہ کیا جائے تو اس میں مندرجہ بنیادی نقائص سامنے موجود آتے ہیں:

۴.۱ علمیاتی حد بندی کی خلاف ورزی: سائنسی غلو (Scientism)

رچرڈ ڈاکنز کی سب سے بڑی علمیکمزوری ان کا "سائنسی غلو" (Scientism) ہے۔ وہ اس غیر ثابت شدہ نظریے کے حامل ہیں کہ تجرباتی اور مشاہداتی سائنس ہی انسانی علم کا واحد معتبر ذریعہ ہے، اور جو شے لیبارٹری میں نہ آزمائی جا سکے وہ سرے سے موجود ہی نہیں ہے[27]۔

فلسفۂ سائنس اور کلامی علمیات (Islamic Epistemology) کے مطابق، سائنس کا دائرہ کار مادی کائنات (Empirical Reality) کے طبیعی مظاہر کی پیمائش اور ان کے مابین تعلق کی دریافت تک محدود ہے۔ مابعد الطبیعاتی حقائق (خدا، روح، معروضی اخلاقیات) زمان و مکان کے مادی دائرے سے ماوراء ہیں[28]۔ چونکہ سائنسی صرف مادے کا مشاہدہ کر سکتے ہیں، اس لیے تجرباتی سائنس اپنے طریقہ کار کی حدود کے باعث خدا کا نہ تو اثبات کر سکتی ہے اور نہ ہی اس کی نفی کرنے کی مجاز ہے۔ ڈاکنز کا عدمِ مشاہدہ کو عدمِ وجود کی دلیل بنانا بہت ہی فاش غلطی ہے۔

مزید برآں، رچرڈ ڈاکنز طریقہ کارانہ نیچرلیزم (Methodological Naturalism) اور وجودی مادہ پرستی (Ontological Naturalism) کے فرق کو خلط ملط کر دیتے ہیں[29]۔ طریقہ کارانہ نیچرلیزم سائنسی تحقیق کا ایک عملی اصول ہے جس کے تحت سائنسدان مادی مظاہر کے طبیعی اسباب تو تلاش کرتا ہے، لیکن اور یہ اصول خدا کے وجود سے ہرگز متصادم نہیں ہے۔ اس کے برعکس، وجودی مادہ پرستی ایک الحادی عقیدہ ہے جو مادے کے علاوہ ہر شے کا انکاری ہے۔ ڈاکنز سائنس کی طریقہ کارانہ کامیابی کو زبردستی اپنے الحادی فلسفے کی کامیابی بنا کر پیش کرتے ہیں۔

۴.۲ علتِ مادی (How) اور علتِ فاعلہ (Who) کا خلط ملط

رچرڈ ڈاکنز کا دوسرا بڑا منطقی مغالطہ یہ ہے کہ وہ کائنات کے عمل کرنے کے "طریقہ کار" (Process/How) اور اس کے "خالق یا صانع" (Agent/Who) کو ایک دوسرے کا حریف (Rival Explanations) سمجھ لیتے ہیں[30]۔

اس مغالطے کو کار کے انجن کی مثال سے واضح کیا جا سکتا ہے: اگر میکانکس اور طبیعیات کے قوانین کے ذریعے یہ ثابت ہو جائے کہ کار کا اندرونی احتراقی انجن (Internal Combustion Engine) ایندھن جلنے، پسٹن حرکت کرنے اور کرینک شافٹ گھومنے کے مادی اصولوں کے تحت کیسے کام کرتا ہے، تو کوئی بھی باشعور انسان یہ نتیجہ اخذ نہیں کرے گا کہ "چونکہ انجن کا طبیعی میکانزم معلوم ہو گیا ہے، اس لیے انجن کے تخلیق کار اور اس کے ڈیزائنر (مثلاً نکولس اوٹو) کا کوئی وجود نہیں ہے"۔ انجن

---

24 Dawkins, *The Selfish Gene*, p. 19.
25 Hamilton, W. D. (1964). The Genetical Evolution of Social Behaviour. *Journal of Theoretical Biology*, 7(1), 17–52.
26 Shirzadi, G., et al. (2017). Critical Approach to Evolutionary Perspective of Richard Dawkins. *World Journal of Environmental Biosciences*, 6(SI), 78–82.
27 Ruse, M. (2008). *The Evolution Wars: A Guide to the Debates*. Grey House Publishing.
28 Al-Razi, F. D. (1981). *Al-Tafsir al-Kabir (Mafatih al-Ghayb)*. Dar al-Fikr.
29 Mohammadrezaei, M., &Shahbazi, A. (2011). Neo-Darwinism: Principles and Problems. *Qabasat Journal*, 16, 51–66.
30 Swinburne, R. (2004). *The Existence of God* (2nd ed.). Oxford University Press.

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

کے چلنے کے طبیعی قوانین (ثانوی اسباب) انجن کے موجد (علتِ فاعلہ) کا متبادل نہیں ہیں، بلکہ اس کی ذہانت اور مہارت کا مضاہر ہیں۔ بعینہ، ارتقاء کے سائنسی قوانین اگر حیات کے مادی مراحل کی درست تشریح کر بھی دیں، تو اس سے مسبب الاسباب کی نفی نہیں ہوتی، بلکہ یہ قوانینِ قدرت اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ نظام اور اسی کی صفتِ ربوبیت کا مادی اظہار بن جاتے ہیں[31]۔ امام فخر الدین رازی اور دیگر متکلمین نے بھی اسباب اور مسبب الاسباب کے اسی اہم اور نازک فرق کو کمال بصیرت سے واضح کیا ہے کہ ثانوی اسباب محض شرائط کی سی حیثیت رکھتے ہیں، جبکہ حقیقی فاعل صرف اور صرف باری تعالیٰ کی ذات ہے۔

۴.۳ حتمی بوئنگ 747 داؤ اور بساطتِ باری تعالیٰ (Divine Simplicity)

رچرڈ ڈاکنز نے The God Delusion میں الحاد کو ثابت کرنے کے لیے اپنا مرکزی فلسفیانہ ہتھیار پیش کیا جسے وہ "حتمی بوئنگ 747 داؤ" (Ultimate Boeing 747 Gambit) کہتے ہیں[32]۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ اگر کائنات کی پیچیدگیوں کی وضاحت کے لیے ایک خدا کی ضرورت ہے، تو وہ خدا خود اس کائنات سے زیادہ پیچیدہ (Complex) اور غیر امکانی (Statistically Improbable) ہونا چاہیے۔ سائنسی یہ ہے کہ وہ پیچیدگی کی تشریح سادہ مادی اصولوں سے کرتی ہے۔ اگر ہم پیچیدگی کی تشریح کے لیے ایک لاانتہا پیچیدہ خدا کو مان لیں، تو ہم نے کچھ حل نہیں کیا بلکہ یہ سوال پیدا کر دیا کہ "خدا کو کس نے بنایا؟" (Who designed the designer?)، جس سے لاینحل تسلسل (Infinite Regress) جنم لیتا ہے[33]۔

یہ اعتراض اسلامی علمِ کلام اور روایتی مابعد الطبیعات کے بنیادی تصور یعنی بساطتِ باری تعالیٰ (Divine Simplicity) سے ناواقفیت پر استوار ہے۔ کلاسیکی متکلمین اور فلاسفہ کے نزدیک پیچیدگی (Complexity) صرف مادی اشیاء کا خاصہ ہوتی ہے جو مختلف اجزاء، اعضاء اور مادے کے اشتراک سے مرکب ہیں، اور ہر مرکب شے اپنے اجزاء کی محتاج ہوتی ہے[34]۔ اللہ تعالیٰ کوئی مادی وجود نہیں ہے؛ وہ "واجب الوجود" اور "بسیطِ مطلق" ہے، یعنی وہ اجزاء اور ترکیب سے قطعی بلند ہے۔ جیسا کہ ایلون پلانٹنگا نے لکھا کہ ڈاکنز کی اپنی تعریف کے مطابق بھی، جس میں پیچیدگی سے مراد اجزاء کا باہمی ربط ہے، خدا کسی مادی جز کا مرکب نہیں ہے، لہٰذا اس پر مادی پیچیدگی کا اطلاق ہی فاسد ہے[35]۔ واجب الوجود پر ممکن الوجود کے مادی قوانین منطبق ہوتے، اس لیے تسلسل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ابن رشد اور علامہ اقبال کی فکری روایات بھی اسی جانب رہنمائی کرتی ہیں کہ مادی عقل سے ماوراہستی کو حسی پیمانوں پر پرکھنا اور اس پر مادی پیچیدگی کا اطلاق کرنا سب سے بڑا علمی جھول ہے۔

۵۔ اسلامی الٰہیات اور نظریہ ارتقاء: قرآنی وکلامی تناظر میں (Islamic Perspectives)

اسلامی الٰہیات نہ تو سائنسی مشاہدات کے اندھے انکار پر مبنی ہے اور نہ ہی مادی الحاد کے سامنے مرعوب ہوتی ہے، بلکہ یہ کائنات کو ایک وسیع تر مابعد الطبیعاتی فریم ورک کے تحت دیکھتی ہے۔

الف) قرآنی تصورِ تخلیق، ایجاد اور تسویہ

قرآن مجید کائنات کو ایک بے مقصد اور اندھی مشین کے بجائے صرف اللہ تعالیٰ کے ازلی علم، حکمت اور ارادے کا مظہر قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید میں صفتِ خالقیت کے مختلف پہلو بیان ہوئے ہیں، جن میں تخلیق (عدم سے وجود میں لانا)، تسویہ (متوازن اور درست بنانا) اور تقدیر (قوانین و حدود مقرر کرنا) شامل ہیں:

﴿الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ﴾[36]

---

31 Idris, J. S. (1990). *The Process of Creation: An Islamic View*. Islamic Assembly of North America.
32 Dawkins, *The God Delusion*, pp. 113–115.
33 Khalil, H. (2020). Who Created God? In Light of Critical Analysis of "The God Delusion". *International Research Journal on Islamic Studies*, 2(1), 590–602.
34 Tabatabaei, M. H. (2006). *Bidayat al-Hikmah*. Islamic Publications Office.
35 Plantinga, A. (2007). The Dawkins Confusion: Naturalism ad Absurdum. *Books & Culture: A Christian Review*, 13(2), 21–24.
36 *Al-Aʿlā*, 87:2–3.

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

"جس نے پیدا کیا، پھر متناسب و درست بنایا، اور جس نے ایک تقدیر) قانون (مقرر کی، پھر رہنمائی فرمائی"۔

قرآنی اصطلاح "تقدیر" دراصل مادی کائنات کے طبیعی قوانین(Laws of Nature)کا ہی دوسرا نام ہے جس کے تحت تمام مخلوقات حرکت کرتی ہیں[37]۔ جسے جدید بائیولوجی خلیاتی سطح پر "اتفاقی تغیر" (Random Mutation) مانتی ہے،اور وہ کلامی اعتبار سے محض انسانی عقل کی پیش گوئی کی محدودیت (Epistemic Randomness) ہے؛ وجودی طور پر (Ontologically) کائنات کا کوئی بھی ذرہ مسبب الاسباب کے علم اور ارادے کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا۔ [38]۔مادی اسباب کے تحت ہونے والی تبدیلیاں ہی دراصل کائناتی منصوبہ بندی(Divine Providence)کا ہی حصہ ہیں۔

ب)کلاسیکی مسلم مفکرین کا نظریہ تدریج

بعض معاصر مصنفین و مفکرین نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ڈارون سے صدیاں قبل جاحظ (776–869ء) نے کتاب الحیوان میں، اخوان الصفا نے اپنے رسائل میں، اور ابنِ مسکویہ نے الفوز الاصغر میں ارتقاء کا نظریہ پیش کر دیا تھا[39]۔ جدید کلامی و تاریخی تحقیق (بالخصوص ڈاکٹر شعیب احمد ملک) کے مطابق یہ ایک غیر تاریخی مطالعہ (Anachronism) ہے۔ کلاسیکی مسلم مفکرین کا تصور دراصل افلاطونی اور ارسطوئی "سلسلۃ الوجود" (Great Chain of Being) کا تسلسل تھا، جس میں کائنات کے مراتب (جمادات، نباتات، حیوانات، انسان) کی درجہ بندی تو موجود تھی، لیکن وہ انواع کے ایک دوسرے میں مادی و جینیاتی طور پر مستقل ہونے(Transmutation of Species) کے قائل نہ تھے[40]۔ البتہ، جاحظ نے ماحول کے اثرات اور بقا کی جدوجہد کے مشاہدات ضرور قلمبند کیے، مگر وہ اس پورے نظام کو اللہ کی تدبیر اور حکمت کا مظہر ٹھراتے تھے۔

ج)معاصر کلامی مکاتبِ فکر اور تطبیقی ماڈلز

جدید ارتقائی شواہد کے سامنے معاصر مسلم دنیا میں بنیادی طور پر دو علمی رجحانات پائے جاتے ہیں۔

* **مکتبِ انکار**(Rejectionist School) سید حسین نصر، مفتی تقی عثمانی اور دیگر روایتی علماء ارتقاء کو ایک لادینی مغربی فلسفہ سمجھتے ہوئے رد کرتے ہیں، کیوں کہ ان کے ہاں یہ انواع کی الٰہیاتی تقدیس اور حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی سے بلاواسطہ معجزاتی تخلیق کی قرآنی نصوص سے متصادم ہے۔[41]۔
* **مکتبِ تطبیق**(Theistic Evolutionists) یہ مکتب ارتقاء کے سائنسی شواہد کو مسلمہ قرار دیتے ہوئے اسلامی نصوص کے ساتھ اس کی عدمِ تعارض کو واضح کرتا ہے۔ اس کے تحت دو اہم ماڈل سامنے آتے ہیں:
  - **استثنائی آدم کا ماڈل**(Adamic Exceptionalism) ڈاکٹر یاسر قاضی، ڈاکٹر ناظر خان اور ڈیوڈ جلاجل کے مطابق جانداروں کے عام ارتقاء کو سائنسی حقیقت تسلیم کیا جا سکتا ہے، لیکن حضرت آدم علیہ السلام کو معجزاتی طور پر اس طبیعی ارتقائی تسلسل سے مستثنیٰ تسلیم کیا جائے گا[42]۔ جلاجل نے کلامی اصول توقف کی بنیاد پر یہ واضح کیا کہ چونکہ قرآن انسان نما دیگر مخلوقات کی نفی کے معاملے میں خاموش ہے، اس لیے سائنس اور نصوص میں کوئی قطعی ٹکراؤ نہیں ہے[43]۔ یہیں سے یہ نقطہ بھی سامنے ہے کہ سائنسی بیانیے کو حتمی سمجھنے کے بجائے اسے کلامی وسعت کی روشنی

---

37 Shah, Z. H. (2026). Al-Ghazali'sOccasionalism as a Quranic Philosophy of Nature. *The Glorious Quran and Science*.
38 Altaie, B. (2016). The Kalām-based Continuous Re-creation Approach Compared to Quantum Divine Action Models. *DergiPark*, 12(2), 201–215.
39 Bayrakdar, M. (1983). Al-Jahiz and the Rise of Biological Evolution. *The Islamic Quarterly*, 27(3), 149–155.
40 Malik, *Islam and Evolution*, pp. 85–92.
41 Nasr, S. H. (2006). *Islam, Science, Muslims, and Technology*. Islamic Book Trust.
42 Qadhi, Y., & Khan, N. (2018). *Human Origins: Theological Perspectives and Empirical Realities*. Yaqeen Institute for Islamic Research.
43 Jalajel, D. S. (2018). Tawaqquf and Adamic Exceptionalism: Silver Bullet or Optical

میں پرکھنا کتنا ضروری ہے۔

- **اشعری علیت اور تجددِ خلق**(GhazalianOccasionalism)ڈاکٹر شعیب احمد ملک اور باسل الطائی نے امام الغزالی کے فلسفۂ علیت کی بنیاد پر یہ اصول پیش کیا ہے کہ طبیعی اسباب میں بذاتِ خود کوئی ذاتی اثر پیدا کرنے کی طاقت موجود نہیں ہوتی، بلکہ وہ محض "عادت اللہ" (Divine Habit)ہیں[44]۔اللہ تعالیٰ کائنات کو ہر لمحہ نئے سرے سے تخلیق فرماتا ہے یہی تجددِ خلق ہے۔ [45]۔اس تناظر میں جینیاتی تغیر اور قدرتی انتخاب خدا کی خالقیت کے مادی مظاہر ہیں[46]۔

٦۔نتائجِ تحقیق اور مباحث(Conclusion & Discussion)

اس تفصیلی کلامی اور سائنسی مطالعے سے درج ذیل بنیادی نتائج حاصل ہوتے ہیں:

* **ارتقاء سے الحاد کا استخراج ایک ذاتی فلسفہ ہے:** رچرڈ ڈاکنز کا ارتقائی بائیولوجی سے وجودِ باری تعالیٰ کی نفی کا دعویٰ سائنس کی کوئی معروضی مجبوری نہیں ہے، بلکہ یہ ان کے اپنے ذاتی مادیاتی عقیدے(Philosophical Naturalism)کا ہی نتیجہ ہے۔وہ سائنس کے طریقہ کارانہ نیچرلیزم کو کائنات کی آخری مابعد الطبیعات بنادیتے ہیں[47]۔
* **اور سائنسی اسباب خالق کے حریف نہیں ہیں:** کائنات کے مادی میکانزم (How) کی دریافت کائنات کے پیدا کرنے والے (Who) کی نفی نہیں کرتی اور تقائی قوانین اگر درست بھی ہوں تو وہ مسبب الاسباب کے تخلیقی قانون اور عادت الٰہیہ کا حصہ ہیں اسی طرح بوئنگ 747 داؤ کا کلامی بطلان بھی واضع ہوتا ہے: ڈاکنز کا سب سے بڑا اعتراض یعنی صانع کی پیچیدگی، واجب الوجود اور بسیط ذات کے کلامی تصور سے ناواقفیت ہے۔ پیچیدگی مادی اجزاء کا خاصہ ہے، خدا اس سے پاک ہے۔ اور اسلامی الٰہیات کی فکری برتری: ثابت ہوتی ہے کہ اسلامی علمِ کلام بالخصوص اشعری مابعد الطبیعات اور معاصر تطبیقی ماڈلز سائنس کے مسلمہ حقائق کا انکار کیے بغیر الحادی مادہ پرستی کا مسکت اور مربوط جواب فراہم کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں [48]۔ الحاد کا مقابلہ روایتی جذباتی مناظرے کے بجائے علمی پختگی اور سائنسی فلسفہ کی دقیق تفہیم کے ذریعے ہی ممکن ہے[49]۔

مراجع و مصادر (Bibliography)

* Al-Ghazali, A. H. (1962). *Al-Iqtisad fi al-I'tiqad* (I. A. Çubukçu& H. Atay, Eds.). NurMatbaası.
* Al-Ghazali, A. H. (1997). *The Incoherence of the Philosophers* (M. E. Marmura, Trans.). Brigham Young University Press.
* Al-Razi, F. D. (1981). *Al-Tafsir al-Kabir (Mafatih al-Ghayb)*. Dar al-Fikr.
* Altaie, B. (2016). The Kalām-based Continuous Re-creation Approach Compared to Quantum Divine Action Models. *DergiPark*, 12(2), 201–215.
* Altaie, B. (2023). *Islam & Natural Philosophy*. Beacon Books.

Illusion? *Zygon: Journal of Religion and Science*, 53(3), 112–129.
44 Al-Ghazali, A. H. (1997). *The Incoherence of the Philosophers* (M. E. Marmura, Trans.). Brigham Young University Press.
45 Al-Ghazali, A. H. (1962). *Al-Iqtisad fi al-I'tiqad* (I. A. Çubukçu& H. Atay, Eds.). NurMatbaası.
46 Altaie, B. (2023). *Islam & Natural Philosophy*. Beacon Books.
47 Kenny, A. (2007). Knowledge, Belief, and Faith. *Philosophy*, 82(321), 381–397.
48 Sharif, A. (2013). *Khurafat al-Ilhad al-Hadith: Ru'yahIlmiyyahNaqdiyyah*. Dar al-Shuruq.
49 Khan, W. (2010). *God Arises: Evidence of God in Creation and Science*. Goodword Books.

* Bayrakdar, M. (1983). Al-Jahiz and the Rise of Biological Evolution. *The Islamic Quarterly*, 27(3), 149–155.
* Behe, M. J. (1996). *Darwin's Black Box: The Biochemical Challenge to Evolution*. The Free Press.
* Craig, W. L., & Meister, C. (2010). *God Is Great, God Is Good: Why Believing in God Is Reasonable and Responsible*. InterVarsity Press.
* Dawkins, R. (1976). *The Selfish Gene*. Oxford University Press.
* Dawkins, R. (1986). *The Blind Watchmaker: Why the Evidence of Evolution Reveals a Universe Without Design*. W. W. Norton & Company.
* Dawkins, R. (1996). *Climbing Mount Improbable*. W. W. Norton & Company.
* Dawkins, R. (2006). *The God Delusion*. Bantam Books.
* Doko, E. (2021). Islam and Evolution: A Defense. *Kader*, 19(2), 45–62.
* Emilsen, W. W. (2012). The New Atheism and Islam. *The Expository Times*, 123(11), 521–528.
* Gallagher, K. (1994). Dawkins in Biomorph Land. *International Philosophical Quarterly*, 34(4), 501–513.
* Guessoum, N. (2011). *Islam's Quantum Question: Reconciling Muslim Tradition and Modern Science*. I.B. Tauris.
* Hamilton, W. D. (1964). The Genetical Evolution of Social Behaviour. *Journal of Theoretical Biology*, 7(1), 17–52.
* Haught, J. F. (2008). *God and the New Atheism: A Critical Response to Dawkins, Harris, and Hitchens*. Westminster John Knox Press.
* Ibn Rushd (Averroes). (2001). *Faith and Reason in Islam: Averroes' Exposition of Religious Arguments* (I. Najjar, Trans.). Oneworld Publications.
* Idris, J. S. (1990). *The Process of Creation: An Islamic View*. Islamic Assembly of North America.
* Jalajel, D. S. (2018). Tawaqquf and Adamic Exceptionalism: Silver Bullet or Optical Illusion? *Zygon: Journal of Religion and Science*, 53(3), 112–129.
* Kenny, A. (2007). Knowledge, Belief, and Faith. *Philosophy*, 82(321), 381–397.
* Khalil, H. (2020). Who Created God? In Light of Critical Analysis of "The God Delusion". *International Research Journal on Islamic Studies*, 2(1), 590–602.
* Khan, W. (2010). *God Arises: Evidence of God in Creation and Science*. Goodword Books.
* LeDrew, S. (2016). *The Evolution of Atheism: The Politics of a Modern Movement*. Oxford University Press.
* Malik, S. A. (2021). *Islam and Evolution: Al-Ghazālī and the Modern Evolutionary Paradigm*. Routledge.
* McGrath, A., & McGrath, J. C. (2007). *The Dawkins Delusion? Atheist Fundamentalism and the Denial of the Divine*. Society for Promoting Christian Knowledge (SPCK).
* Mohammadrezaei, M., &Shahbazi, A. (2011). Neo-Darwinism: Principles and Problems. *Qabasat Journal*, 16, 51–66.
* Nasr, S. H. (2003). *The Young Muslim and the Modern World*. Kazi Publications.
* Nasr, S. H. (2006). *Islam, Science, Muslims, and Technology*. Islamic Book Trust.
* Orr, H. A. (2007). Letter to Daniel Dennett on Richard Dawkins. *Edge.org*.

* Paley, W. (1802). *Natural Theology: or, Evidences of the Existence and Attributes of the Deity*. J. Faulder.
* Plantinga, A. (2007). The Dawkins Confusion: Naturalism ad Absurdum. *Books & Culture: A Christian Review*, 13(2), 21–24.
* Plantinga, A. (2011). *Where the Conflict Really Lies: Science, Religion, and Naturalism*. Oxford University Press.
* Qadhi, Y., & Khan, N. (2018). *Human Origins: Theological Perspectives and Empirical Realities*. Yaqeen Institute for Islamic Research.
* Ruse, M. (2008). *The Evolution Wars: A Guide to the Debates*. Grey House Publishing.
* Shah, Z. H. (2026). Al-Ghazali'sOccasionalism as a Quranic Philosophy of Nature. *The Glorious Quran and Science*.
* Sharif, A. (2013). *Khurafat al-Ilhad al-Hadith: Ru'yahIlmiyyahNaqdiyyah*. Dar al-Shuruq.
* Shirzadi, G., et al. (2017). Critical Approach to Evolutionary Perspective of Richard Dawkins. *World Journal of Environmental Biosciences*, 6(SI), 78–82.
* Swinburne, R. (2004). *The Existence of God* (2nd ed.). Oxford University Press.
* Tabatabaei, M. H. (2006). *Bidayat al-Hikmah*. Islamic Publications Office.
* Willard, D. (1986). Reflections on Dawkins' The Blind Watchmaker. *Dallas Willard Articles*.